مسلم اور کافر کا اصلی فرق

برادرانِ اسلام! ہر مسلمان اپنے نزدیک یہ سمجھتا ہے اور آپ بھی ضرور ایسا ہی سمجھتے ہونگے کہ مسلمان کا درجہ کافر سے اونچا ہے، مسلمان کو خدا پسند کرتا ہے اور کافر کو ناپسند کرتا ہے، مسلمان خدا کے ہاں بخشا جائیگا اور کافر کی بخشش نہ ہوگی، مسلمان جنت میں جائیگا اور کافر دوزخ میں جائیگا۔ آج میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بات پر غور کریں کہ مسلمان اور کافر میں اتنا بڑا فرق آخر کیوں ہوتا ہے؟ کافر بھی آدم کی اولاد ہے اور تم بھی۔ کافر بھی ویسا ہی انسان ہے جیسے تم ہو۔ وہ بھی تمہارے ہی جیسے ہاتھ پاؤں، آنکھ، ناک، کان رکھتا ہے۔ وہ بھی اسی ہوا میں سانس لیتا ہے، یہی پانی پیتا ہے، اسی زمین پر بستا ہے، یہی پیداوار کھاتا ہے، اسی طرح پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح مرتا ہے۔ اسی خدا نے اسکو بھی پیدا کیا ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ پھر آخر کیوں اس کا درجہ نیچا ہے اور تمہارا اونچا؟ تمہیں جنت کیوں ملے گی اور وہ دوزخ میں کیوں ڈالا جائیگا؟

یہ بات ذرا سوچنے کی ہے۔ آدمی اور آدمی میں اتنا بڑا فرق صرف اتنی سی بات سے تو نہیں ہو سکتا کہ تم عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور ایسے ہی دوسرے ناموں سے پکارے جاتے ہو اور وہ دین دیال اور گینڈا سنگھ اور رابرٹسن جیسے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ یا تم ختنہ کراتے ہو اور وہ نہیں کراتا۔ یا تم گوشت کھاتے ہو اور وہ نہیں کھاتا۔ اللہ تعالیٰ جس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے، اور جو سب کا پروردگار ہے، ایسا ظلم تو کبھی نہیں کر سکتا کہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی مخلوقات میں فرق کرے، اور ایک بندے کو جنت میں اور دوسرے کو دوزخ میں پہنچا دے۔

جب یہ بات نہیں ہے تو پھر غور کرو کہ دونوں میں اصلی فرق کیا ہے؟ اس کا جواب صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ دونوں میں اصلی فرق اسلام اور کفر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسلام کے معنی خدا کی فرمانبرداری کے ہیں، اور کفر کے معنی خدا کی نافرمانی کے۔ مسلمان اور کافر دونوں انسان ہیں، دونوں خدا کے بندے ہیں، مگر ایک انسان اسلیے افضل ہوجاتا ہے کہ یہ اپنے مالک کو پہچانتا ہے، اسکے حکم کی اطاعت کرتا ہے، اور اسکی نافرمانی کے انجام سے ڈرتا ہے۔ اور دوسرا انسان اسلیے اونچے درجہ سے گر جاتا ہے کہ وہ اپنے مالک کو نہیں پہچانتا اور اسکی فرمانبرداری نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے مسلمان سے خدا خوش ہوتا ہے اور کافر سے ناراض۔ مسلمان کو جنت دینے کا وعدہ کرتا ہے، اور کافر کو کہتا ہے کہ دوزخ میں ڈالونگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو کافر سے جدا کرنے والی صرف دو چیزیں ہیں۔ ایک علم، دوسرے عمل۔ یعنی پہلے تو اسے یہ جاننا چاہیے کہ اس کا مالک کون ہے؟ اس کے احکام کیا ہیں؟ اسکی مرضی پر چلنے کا طریقہ کیا ہے؟ کن کاموں سے وہ خوش ہوتا ہے اور کن کاموں سے ناراض ہوتا ہے؟ پھر جب یہ باتیں معلوم ہوجائیں تو دوسری بات یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو مالک کا غلام بنادے۔ جو مالک کی مرضی ہو اس پر چلے اور جو اپنی مرضی ہو اسکو چھوڑدے۔ اگر اس کا دل ایک کام کو چاہے اور مالک کا حکم اسکے خلاف ہو، تو اپنے دل کی بات نہ مانے اور مالک ہی کی بات مان لے۔ اگر ایک کام اس کو اچھا معلوم ہوتا ہو اور مالک کہے کہ وہ برا ہے، تو اسے برا ہی سمجھے، اور اگر دوسرا کام اسے برا معلوم ہوتا ہو مگر مالک کہے کہ وہ اچھا ہے تو اسے اچھا ہی سمجھے۔ اگر ایک کام میں اسکو نقصان نظر آتا ہو اور مالک کا حکم ہو کہ اسکو کیا جائے، تو چاہے اس میں جان اور مال کا کتنا ہی نقصان ہو وہ اسکو ضرور کرکے ہی چھوڑے۔ اور اگر دوسرے کام میں اسکو فائدہ نظر آتا ہو اور مالک کا حکم ہو کہ اسے نہ کیا جائے تو خواہ دنیا بھر کی دولت ہی اس کام میں کیوں نہ ملتی ہو، وہ اس کام کو ہرگز نہ کرے۔

یہ علم اور یہ عمل ہے جسکی وجہ سے مسلمان خدا کا پیارا بندہ ہوتا ہے، اور اس پر خدا کی رحمت

نازل ہوتی ہے، اور خدا اسکو عزت عطا کرتا ہے - کافر یہ علم نہیں رکھتا اور علم نہ ہونے کی وجہ سے اس کا عمل بھی ایسا نہیں ہوتا، اسلیے وہ خدا کا جاہل اور نافرمان بندہ ہوتا ہے، اور خدا اس کو اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے -

اب خود ہی انصاف سے کام لے کر سوچو کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، مگر ویسا ہی جاہل ہو جیسا ایک کافر ہوتا ہے، اور ویسا ہی نافرمان ہو جیسا ایک کافر ہوتا ہے، تو محض نام اور لباس اور کھانے پینے کے فرق کی وجہ سے وہ کافر کے مقابلہ میں کس طرح افضل ہو سکتا ہے، اور کس بنا پر دنیا اور آخرت میں خدا کی رحمت کا حق دار ہو سکتا ہے؟ اسلام کسی نسل یا خاندان یا برادری کا نام نہیں ہے کہ باپ سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے کو آپ ہی آپ مل جائے - یہاں یہ بات نہیں ہے کہ برہمن کا لڑکا چاہے کیسا ہی جاہل ہو اور کیسے ہی برے کام کرے، مگر وہ اونچا ہی ہوگا، کیونکہ برہمن کے گھر پیدا ہوا ہے اور اونچی ذات کا ہے - اور چمار کا لڑکا چاہے علم اور عمل کے لحاظ سے ہر طرح اس سے بڑھ کر ہو، مگر وہ نیچا ہی رہیگا، کیونکہ چمار کے گھر پیدا ہوا ہے اور کمین ہے - یہاں تو خدا نے اپنی کتاب پاک میں صاف فرما دیا ہے کہ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ - یعنی جو خدا کو زیادہ پہچانتا ہے اور اسکی زیادہ فرمانبرداری کرتا ہے، وہی خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے - حضرت ابراہیم ایک بت پرست کے گھر پیدا ہوئے، مگر انہوں نے خدا کو پہچانا اور اسکی فرمانبرداری کی، اسلیے خدا نے ان کو ساری دنیا کا امام بنا دیا - حضرت نوح کا لڑکا ایک پیغمبر کے گھر پیدا ہوا، مگر اس نے خدا کو نہ پہچانا اور اسکی نافرمانی کی، اسلیے خدا نے اسکے خاندان کی کچھ بھی پروا نہ کی اور اسے ایسا عذاب دیا جس پر دنیا عبرت کرتی ہے - پس خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ خدا کے نزدیک انسان اور انسان میں جو کچھ بھی فرق ہے وہ علم اور عمل کے لحاظ سے ہے - دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اسکی رحمت صرف انہی کے لیے ہے جو اس کو پہچانتے ہیں اور اسکے بتائے ہوئے سیدھے راستے کو جانتے ہیں اور اسکی فرمانبرداری

کرتے ہیں۔ جن لوگوں میں یہ صفت نہیں ہے، ان کے نام خواہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہوں، یا دینا دیال اور گینڈا سنگھ، خدا کے نزدیک ان دونوں میں کوئی فرق نہیں، اور انکو اسکی رحمت سے کوئی حق نہیں پہنچتا۔

بھائیو! تم اپنے آپکو مسلمان کہتے ہو، اور تمہارا ایمان ہے کہ مسلمان پر خدا کی رحمت ہوتی ہے مگر ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو، کیا خدا کی رحمت تم پر نازل ہو رہی ہے؟ آخرت میں جو کچھ ہوگا وہ تو تم بعد میں دیکھو گے۔ مگر اس دنیا میں تمہارا جو حال ہے اس پر نظر ڈالو۔ اس ہندوستان میں تم نو کروڑ ہو۔ تمہاری اتنی بڑی تعداد ہے کہ اگر ایک ایک شخص ایک ایک کنکری پھینکے تو پہاڑ بن جائے لیکن جہاں اتنے مسلمان موجود ہیں وہاں کفار حکومت کر رہے ہیں۔ تمہاری گردنیں انکی مٹھی میں ہیں کہ جدھر چاہیں تمہیں موڑ دیں۔ تمہارا سر جو خدا کے سوا کسی کے آگے نہ جھکتا تھا، اب انسانوں کے آگے جھک رہا ہے۔ تمہاری عزت جس پر ہاتھ ڈالنے کی کوئی ہمت نہ کر سکتا تھا، آج وہ خاک میں مل رہی ہے۔ تمہارا ہاتھ جو ہمیشہ اونچا ہی رہتا تھا اب وہ نیچا ہوتا ہے اور کافروں کے آگے پھیلتا ہے۔ جہالت اور افلاس، اور قرض داری نے ہر جگہ تم کو ذلیل و خوار کر رکھا ہے۔ کیا یہ خدا کی رحمت ہے؟ اگر یہ رحمت نہیں ہے، بلکہ کھلا ہوا غضب ہے، تو یہ کیسی عجیب بات ہے کہ مسلمان اور اس پر خدا کا غضب نازل ہو! مسلمان اور ذلیل ہو! مسلمان اور غلام ہو! یہ تو ایسی ناممکن بات ہے جیسے کوئی چیز سفید بھی ہو اور سیاہ بھی۔ جب مسلمان خدا کا محبوب ہوتا ہے تو خدا کا محبوب دنیا میں ذلیل و خوار کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا نعوذ باللہ تمہارا خدا ظالم ہے کہ تم تو اس کا حق پہچانو اور اسکی فرمانبرداری کرو، اور وہ نافرمانوں کو تم پر حاکم بنا دے، اور تم کو فرمانبرداری کے معاوضے میں سزا دے؟ اگر تمہارا ایمان ہے کہ خدا ظالم نہیں ہے، اور اگر تم یقین رکھتے ہو کہ خدا کی فرمانبرداری کا بدلہ ذلت سے نہیں مل سکتا، تو پھر تمہیں ماننا پڑیگا کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ جو تم کرتے ہو اسی میں کوئی

غلطی ہے - تمہارا نام سرکاری کاغذات میں تو ضرور مسلمان لکھا جاتا ہے، مگر خدا کے ہاں انگریزی سرکار کے دفتر کی سند پر فیصلہ نہیں ہوتا - خدا اپنا دفتر الگ رکھتا ہے، وہاں تلاش کرو کہ تمہارا نام فرمانبرداروں میں لکھا ہوا ہے یا نافرمانوں میں؟

خدا نے تمہارے پاس کتاب بھیجی تاکہ تم اس کتاب کو پڑھ کر اپنے مالک کو پہچانو اور اسکی فرمانبرداری کا طریقہ معلوم کرو - کیا تم نے کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس کتاب میں کیا لکھا ہے؟ خدا نے اپنے نبی کو تمہارے پاس بھیجا تاکہ وہ تمہیں مسلمان بننے کا طریقہ سکھائے - کیا تم نے کبھی یہ معلوم کرنیکی کوشش کی کہ اس کے نبیؐ نے کیا سکھایا ہے؟ خدا نے تم کو دنیا اور آخرت میں عزت حاصل کرنے کا طریقہ بتایا - کیا تم اس طریقہ پر چلتے ہو؟ خدا نے کھول کھول کر بتایا کہ کون سے کام ہیں جن سے انسان دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوتا ہے - کیا تم ایسے کاموں سے بچتے ہو؟ بتاؤ تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ اگر تم مانتے ہو کہ نہ تو تم نے خدا کی کتاب اور اسکے نبی کی زندگی سے علم حاصل کیا، اور نہ اسکے بتائے ہوئے طریقہ کی پیروی کی، تو تم مسلمان ہوئے کب کہ تمہیں اس کا اجر ملے؟ جیسے مسلمان تم ہو ویسا ہی اجر تمہیں دنیا میں مل رہا ہے اور ویسا ہی اجر آخرت میں بھی دیکھ لوگے -

میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ مسلمان اور کافر میں علم اور عمل کے سوا کوئی فرق نہیں ہے اگر کسی شخص کا علم اور عمل ویسا ہی ہے جیسا کافر کا ہے، اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، تو بالکل جھوٹ کہتا ہے - کافر قرآن کو نہیں پڑھتا اور نہیں جانتا کہ اس میں کیا لکھا ہے - یہی حال اگر مسلمان کا بھی ہو تو وہ مسلمان کیوں کہلائے؟ کافر نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تعلیم ہے اور آپ نے خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ کیا بتایا ہے - اگر مسلمان بھی اسی کی طرح ناواقف ہو تو وہ مسلمان کیسے ہوا؟ کافر خدا کی مرضی پر چلنے کے بجائے اپنی مرضی پر چلتا ہے مسلمان بھی اگر اسی کی

طرح خود سر اور آزاد ہو، اسی کی طرح اپنے ذاتی خیالات اور اپنی رائے پر چلنے والا ہو، اسی کی طرح خدا سے بے پروا اور اپنی خواہش کا بندہ ہو تو اسے اپنے آپ کو "مسلمان" (یعنی خدا کا فرمانبردار) کہنے کا کیا حق ہے؟ کافر حرام و حلال کی تمیز نہیں کرتا اور جس کام میں اپنے نزدیک فائدہ یا لذت دیکھتا ہے اسکو اختیار کر لیتا ہے، چاہے خدا کے نزدیک وہ حلال ہو یا حرام - یہی رویہ اگر مسلمان کا ہو تو اس میں اور کافر میں کیا فرق ہوا؟ غرض یہ ہے کہ جب مسلمان بھی اسلام کے علم سے اتنا ہی کورا ہو جتنا کافر ہوتا ہے، اور جب مسلمان بھی وہی سب کچھ کرے جو کافر کرتا ہے، تو اسکو کافر کے مقابلہ میں کیوں فضیلت حاصل ہو، اور اس کا حشر بھی کافر جیسا کیوں نہ ہو؟ یہ ایسی بات ہے جس پر ہم سب کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے -

میرے عزیز بھائیو! کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ میں مسلمانوں کو کافر بنانے چلا ہوں - نہیں - میرا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے - میں خود بھی سوچتا ہوں، اور چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ سوچے کہ ہم آخر خدا کی رحمت سے کیوں محروم ہو گئے ہیں؟ ہم پر ہر طرف سے کیوں مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں؟ جن کو ہم کافر یعنی خدا کے نافرمان بندے کہتے ہیں وہ ہم پر ہر جگہ غالب کیوں ہیں؟ اور ہم جو فرمانبردار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم ہر جگہ مغلوب کیوں ہو رہے ہیں؟ اسکی وجہ پر میں نے جتنا زیادہ غور کیا، اتنا ہی مجھے یقین ہوتا چلا گیا کہ ہم میں اور کفار میں بس نام کا فرق رہ گیا ہے، ورنہ ہم بھی خدا سے غفلت اور اس سے بے خوفی، اور اسکی نافرمانی میں کچھ ان سے کم نہیں ہیں - تھوڑا سا فرق ہم میں اور ان میں ضرور ہے، مگر اُسکی وجہ سے ہم کسی اجر کے مستحق نہیں ہیں، بلکہ سزا کے مستحق ہیں - کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن خدا کی کتاب ہے اور پھر اسکے ساتھ وہ برتاؤ کرتے ہیں جو کافر کرتا ہے - ہم جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں، اور پھر انکی پیروی سے اُس طرح بھاگتے ہیں جس طرح کافر بھاگتا ہے - ہم کو معلوم ہے کہ جھوٹے پر خدا نے لعنت کی ہے، رشوت کھانے اور کھلانے والے کو جہنم کا یقین دلایا ہے، سود کھانے

اور کھلانے والے کو بدترین مجرم قرار دیا ہے، غیبت کو اپنے بھائی کا گوشت کھانے کے برابر بتایا ہے، فحش اور بے حیائی اور بدکاری پر سخت عذاب کی دھمکی دی ہے، مگر یہ جاننے کے بعد بھی ہم کفار کی طرح یہ سب کام آزادی کے ساتھ کرتے ہیں، گویا ہمیں خدا کا کوئی خوف ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جو کفار کے مقابلہ میں تھوڑے بہت مسلمان بنے ہوئے نظر آتے ہیں، اس پر ہمیں انعام نہیں ملتا، بلکہ سزا دی جاتی ہے۔ کفار کا ہم پر حکمراں ہونا، ہر جگہ ہمارا زک پر زک اٹھانا، اسی جرم کی سزا ہے کہ ہمیں اسلام کی نعمت دی گئی تھی اور پھر ہم نے اس کی قدر نہ کی۔

عزیزو! آج کے خطبہ میں جو کچھ میں نے کہا ہے، یہ اسلیے نہیں ہے کہ تم کو ملامت کروں۔ میں ملامت کرنے نہیں اٹھا ہوں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جو کچھ کھویا گیا ہے، اس کو پھر سے حاصل کرنے کی کچھ فکر کی جائے۔ کھوئے ہوئے کو پانے کی فکر اسی وقت ہوتی ہے جب انسان کو معلوم ہو کہ اس کے پاس سے کیا چیز کھوئی گئی ہے اور وہ کیسی قیمتی چیز ہے۔ اسی لیے میں تم کو چونکانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر تم کو ہوش آجائے، اور تم سمجھ لو کہ حقیقت میں بہت قیمتی چیز تمہارے پاس تھی تو تم خود اس کو پھر سے حاصل کرنے کی فکر کروگے۔

میں نے پچھلے خطبہ میں تم سے کہا تھا کہ مسلمان کو مسلمان ہونے کے لیے سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے، وہ اسلام کا علم ہے۔ ہر مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن کی تعلیم کیا ہے، رسول پاک کا طریقہ کیا ہے، اسلام کس کو کہتے ہیں، اور کفر و اسلام میں اصلی فرق کن باتوں کی وجہ سے ہے۔ اس علم کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ مگر افسوس ہے کہ تم اسی علم کو حاصل کرنے کی فکر نہیں کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک تم کو احساس نہیں ہوا کہ تم کتنی بڑی نعمت سے محروم ہو۔ میرے بھائیو! ماں اپنے بچے کو دودھ بھی اس وقت تک نہیں دیتی جب تک کہ وہ رو کر مانگتا نہیں۔ پیاسے کو جب پیاس لگتی ہے تو وہ خود پانی ڈھونڈتا ہے، اور خدا اس کے لیے پانی پیدا بھی کردیتا ہے۔

جب تم کو خود ہی پیاس نہ ہو تو پانی سے بھرا ہوا کنواں بھی تمہارے پاس آجائے تو بیکار ہے
پہلے تم کو خود سمجھنا چاہیے کہ دین سے ناواقف رہنے میں تمہارا کتنا بڑا نقصان ہے۔ خدا کی کتاب تمہارے
پاس موجود ہے، مگر تم نہیں جانتے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس سے زیادہ نقصان کی بات
اور کیا ہوسکتی ہے؟ نماز تم پڑھتے ہو مگر تمہیں نہیں معلوم کہ اس نماز میں تم اپنے خدا کے سامنے
کیا عرض کرتے ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نقصان ہوسکتا ہے؟ کلمہ جسکے ذریعہ سے تم اسلام
میں داخل ہوتے ہو، اسکے معنی تک تم کو معلوم نہیں اور تم نہیں جانتے کہ اس کلمہ کو پڑھنے کے
ساتھ ہی تم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی نقصان
ہوسکتا ہے؟ کھیتی کے جل جانے کا نقصان تم کو معلوم ہے۔ روزگار نہ ملنے کا نقصان تم کو معلوم
ہے۔ اپنے مال کے ضائع ہو جانے کا نقصان تم کو معلوم ہے۔ مگر اسلام سے ناواقف ہونے
کا نقصان تمہیں معلوم نہیں۔ جب تم کو اس نقصان کا احساس ہوگا تو تم خود آکر کہو گے کہ ہمیں اس
نقصان سے بچاؤ۔ اور جب تم خود کہو گے تو انشاء اللہ تمہیں اس نقصان سے بچانے کا بھی انتظام ہو جائیگا۔